AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 2 Issue 4 (July-September 2025)

شرح حدیث میں علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ کے اسلوب و منہج کا تحقیقی جائزہ

A research review of the style and methodology of Allama Badruddin Ayni in the commentary of Hadith

Zia ud Din Kashmiri
MPhil Scholar, Department of Hadith and Hadith sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Dr. Muhammad Shahid
Department of Hadith and Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad, (Corresponding Author), https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

shahid_edu98@yahoo.com

Abstract

The efforts of the jurists and Hadith scholars in preserving, scrutinizing, and understanding Hadith can be realized from the fact that these services appeared in the form of various branches and classifications of the sciences of Hadith. Among the earlier scholars, AL-Hakim Al-Nashapuri mentioned 52 sciences of Hadith in the knowledge of Hadith, Ibn Al- Salah mentioned 65 in Muqadamah Ibn Al-Salah and Imam Jalal Al-Din Al-Suyuti mentioned 93 sciences of Hadith. The study and explanation of Hadith began during the era of companions (Sahaba) However, since they directly benefited from the messenger of Allah, there was no need at that time to formally organize this discipline. In the later period, the Hadith scholars felt the need to formally compile this discipline, and for this purpose they undertook countless efforts. Among these distinguished personalities is Allama Sheikh Badr-Ul-Din Ayni (passed away in 855 AH), who rendered various services in the field of Hadith. Among his writings, 'Umdat Ul Qari particularly reveals his scholarly approaches. To this day, no finer commentary on Sahih Al Bukhari has been written than this. In this book, Allama Ayni has provided a complete explanation of Sahih Al-Bukhari. He first discusses the relevance of the Hadith to the Qur'an, then its connection with preceding Hadith, and afterwards he talks about the narrators, presenting their brief biographies. In addition to grammatical, he also discusses jurisprudential issues. By explanation the reason for the narration of Hadith, he also presents its historical background. In the case of conflicting Ahadith, he either adopts the principle which have been discussed in this article.

Keywords: Allama Ayni, Sahih Bukhari, Umdat Ul Qari, Hadith Sciences, Sharh Hadith

حدیث کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو وحی قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو نہ صرف لازم قرار دیا ہے بلکہ اس کو اپنی اتباع قرار دیا ہے۔ حدیث کی حفاظت، اس کی جانچ وپرکھ اور اس کے فہم میں فقہاء اور محدثین کی کاوشیں علومِ حدیث کی اقسام وانواع کی صورت میں سامنے آئیں۔ متقدمین میں سے حاکم نیشاپوریؒ نے معرفۃ علوم الحدیث میں ۵۲، ابن صلاحؒ نے مقدمۃ ابن الصلاح، امام نوویؒ نے التقریب فی اصول الحدیث اور ابن ملقنؒ نے المقنع في علوم الحدیث میں ۶۵ اور امام جلال الدین سیوطیؒ نے ۹۳ علومِ حدیث کا تذکرہ کیا ہے۔ علامہ سیوطیؒ سے ان کی بابت منقول ہے **اعلم أن أنواع علوم الحديث كثيرة لا تُعد**[1] "علومِ حدیث کی انواع بہت زیادہ ہیں جن کو گنا نہیں جاسکتا۔ علامہ حازمیؒ اس حوالے سے یوں رقم طراز ہیں **علم الحديث يشمل على أنواع كثيرة تبلغ مائة،كل نوع منها علم مستقل،لو أنفق الطالب فيه عمره ما أدرك نهايته**[2] علم حدیث کی سو تک اقسام ہیں۔ ہر نوع ایک مستقل علم ہے اور اگر کوئی طالب علم اپنی پوری عمر ایک علم میں کھپادے تب بھی اس کی انتہاء تک نہیں پہنچ سکتا۔

1. علامہ بدر الدین عینی کا تعارف

آپ کا نام محمود بن احمد ہے اور لقب بدر الدین ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ اپنے زمانہ کے امام، جامع المعقول والمنقول، علوم عالیہ وآلیہ کے ماہر تھے۔ حدیث، فقہ، تاریخ اور علوم عربیہ میں اس قدر جامع اور ممتاز تصانیف مرتب فرمائیں کہ نہ صرف ان کے معاصر علماء، فقہاء، محدثین اور مصنفین نے ان سے استفادہ کیا بلکہ کئی صدیاں گزرنے کے باوجود بھی ان کی کتب متداول اور اہل علم کے

OPEN ACCESS
CC BY

ہاں مقبول اور قابل قدر ہیں۔آپ کا تعلق حلب سے ہے لیکن چونکہ ولادت عین تاب میں ہوئی تھی جو کہ بڑا خوبصورت اور چٹانوں میں گھرا ہوا شہر ہے۔اس میں نہروں اور باغات کی کثرت ہے اس لیے عینی کے لقب سے معروف ہوئے۔مصر،بیت المقدس اور شام میں بھی تادیر ان کا قیام رہا۔آپ کی ولادت 26 ماہ رمضان 762ھ بمطابق 21 جولائی 1361ء میں ہوئی جبکہ وفات 28 دسمبر 1451ء میں تقریبا(90)سال کی عمر میں ہوئی[3] ۔علامہ عینی رحمہ اللہ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے جہاں ایک طرف تو علماء و محدثین کی جماعت میں اپنا نام روشن کیا دوسری طرف دنیاوی حکمران و عہدہ داران کو بھی اپنی شخصیت سے متاثر کیا۔مختلف مناصب یعنی قاضی اور محاسب ہونے کی حیثیت سے بھی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

2. علمی خدمات

علامہ عینی رحمہ اللہ چونکہ ایک علمی خاندان کے چشم وچراغ تھے اس لیے ان کے والد نے بچپن ہی میں انھیں دینی اور علمی ماحول سے وابستہ کیا۔اپنے علمی سفر کی ابتداء حفظ قرآن کریم سے کی۔اس کے علاوہ علوم وفنون میں علامہ عینی رحمہ اللہ نے مختلف شیوخ سے استفادہ کیا۔ صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث کی قراءت و سماعت قاہرہ میں سنہ 788ھ میں علامہ شیخ زین الدین عراقی سے کی۔علامہ حافظ سراج الدین بلقینی رحمہ اللہ سے مقدمہ ابن صلاح اور کچھ دیگر کتب پڑھیں۔صحاح ستہ، سنن نسائی، مسند دارمی، مسند عبد ابن حمید اور مسند احمد کی سماعت عبد بن حمید سے کی۔ سنن نسائی، سنن دار قطنی، تسہیل ابن مالک کی قراءت شیخ علی بن محمد بن عبد الکریم سے کی۔

حافظ نور الدین ابوالحسن علی الھیثمی، قطب الدین عبدالکریم بن تقی الحلبی اور شیخ شرف الدین محمد بن محمد رحمہم اللہ سے استفادہ کیا جن سے علامہ طبرانی رحمہ اللہ کی معاجم ثلاثہ، قاضی عیاض رحمہ االلہ کی "الشفاء" اور مسند امام ابو حنیفہ کی سماعت کی۔ شیخ محدث، ابن یوسف ترکمانی سے معانی الآثار للامام الطحاوی اور مصابیح السنۃ للامام بغوی کی سماعت فرمائی۔علامہ شیخ، قاضی القضاۃ، احمد بن عمادالدین اسماعیل بن شرف الدین سے صحیح البخاری کے کچھ منتخبات کی سماعت فرمائی[4]۔

علامہ عینی رحمہ اللہ نے جمال یوسف ملطی اور علاء سیرافی رحمہااللہ سے علم فقہ کا اکتساب کیا اور شیخ زین الدین عراقی اور شیخ تقی الدین رحمہااللہ سے حدیث میں استفادہ کیا۔علم نحو واصول فقہ اور علم معانی کو علامہ ابن صالح بغدادی سے حاصل کیا۔آپ کے پاس ایک وسیع کتب خانہ تھا جس کو مصر میں جامعہ ازھر کے پاس ایک مدرسہ قائم کرنے کے بعد اس میں وقف کر دیا تھا۔

3. عمدۃ القاری کا تعارف

علامہ عینی رحمہ اللہ تصنیفات وتالیفات کے میدان میں اپنے معاصرین سے فائق تھے۔سوائے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے کوئی بھی ان کے ہم پلہ نہیں تھا۔ان کی تمام کتب میں سب سے نمایاں کتاب "عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری" ہے جو کہ اکیس جلدوں میں مرتب فرمائی ہے۔ صحیح بخاری کی اس سے بہتر شرح آج تک نہیں لکھی گئی۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس شرح میں " صحیح البخاری" کی مکمل تشریح فرمائی ہے۔سب سے پہلے اس میں حدیث کی قرآن سے مناسبت بیان کرتے ہیں۔پھر حدیث کی ترجمۃالباب سے مطابقت بیان کرتے ہیں اور حدیث کی ماقبل سے مناسبت بیان کرتے ہیں، پھر رجال پر گفتگو کر کے جس صحابی سے حدیث مروی ہو تو اس کی مختصر سوانح حیات بیان کرتے ہیں اور انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع بیان کرتے ہیں۔" صحیح بخاری" میں وہ حدیث جن ابواب کے تحت مکرر آتی ہے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ صرفی، نحوی، لغوی تحقیق کے علاوہ مسائل فقہیہ کو بھی حنفی مسلک کے موافق بیان فرمایا ہے۔مختلف فیہ احادیث کی تشریح میں تمام محدثین کے اقوال کو نقل کرنے بعد راجح قول کی بھی نشاندہی کی ہے۔اعراب، معانی، بیان اور بدیع کے اعتبار سے بھی حدیث کی تشریح کرتے ہیں۔

علامہ عینی رحمہ اللہ کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ وہ حدیث کی شرح کو متعدد اجزاء اور ابحاث میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر بحث سے قبل اس کا عنوان اور ذیلی عنوان ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اسماء الرجال کی بحث کو احسن انداز میں بیان فرمایا ہے۔تمام محدثین کے اسماء، کنیات اور القابات کو ذکر کیا ہے۔علاوہ ازیں علم بیان، عروض اور علم معانی کی بحث اچھے انداز میں بیان فرمائی ہے۔حتیٰ کہ طالب حدیث عمدۃ القاری کا مطالعہ کرنے کے بعد دیگر کتب سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "عمدۃ القاری" کی ابتداء سنہ 821ھ میں اور تکمیل سنہ 847ھ میں کی تھی۔جبکہ علامہ حافظ ابن حجرؒ اپنی کتاب "فتح الباری" کی تکمیل ان سے پانچ سال قبل کر چکے تھے۔جب حافظ ابن حجرؒ اور دیگر ائمہ محدثین علامہ عینیؒ کی اس عمدۃ تصنیف پر مطلع ہوئے تو بہت حیران ہوئے کہ بخاری شریف کی اس سے قبل اس قدر مفصل اور عمدہ شرح آج تک مرتب نہیں ہو سکی۔

4. شرح حدیث میں اسلوب و منہج

علامہ عینی رحمہ اللہ اپنی کتاب "عمدۃ القاری" میں شرح حدیث کے متعلق مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا ہے۔

i. لغوی واصطلاحی تحقیق

علامہ عینی رحمہ اللہ احادیث کے الفاظ کی سب سے پہلے لغوی تحقیق فرماتے ہیں۔تاکہ الفاظ حدیث کے معانی اور ترکیب واضح ہو جائے اور قاری کیلئے فہم حدیث آسان ہو۔علاوہ ازیں اگر ان کا کوئی اصطلاحی مفہوم ہو تو وہ بھی بیان کرتے ہیں۔اس کی مثال درج ذیل حدیث ہے

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَر، رضي الله عنهما عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنا)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں"

OPEN ACCESS

علامہ عینی رحمہ اللہ "حمل" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا لغوی معنی "اٹھانا" وہ مراد نہیں، بلکہ قتال کرنا مراد ہے۔ علامہ کرمانی کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **"قاتلنا من جهة الدين اواستباح ذالک"** کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص دین کی وجہ سے قتال کرے یا قتل کو مباح قرار دے۔ **فليس منا** کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **(فليس على طريقنا)** یعنی کوئی مسلمان، مسلمانوں کے خلاف بلاوجہ قتال کرنے کیلئے اسلحہ اٹھائے تو وہ مسلمانوں کے طریقہ پر نہیں[5]۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔

ii. **صرفی و نحوی تحقیق**

علامہ عینی رحمہ اللہ شرح حدیث میں بسا اوقات صرفی اور نحوی تحقیق بھی بیان فرماتے ہیں تا کہ حدیث کی مراد واضح ہو۔ اس کی مثال درج ذیل حدیث ہے

حضرت علقمہ بن وقاص اللیثی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(انماالاعمال بالنيات و انما لكل مرئ ما نوى، فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او الى امراة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه)[6]

"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔ پس جس شخص نے ہجرت دنیاوی مقصد کے حصول کیلئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے کی تو اس کی ہجرت اسی مقصد کیلئے ہوگی"

علامہ عینی رحمہ اللہ اس کی صرفی تحقیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "**اعمال**" "عمل" کی جمع ہے۔ عمل یعمل باب سمع یسمع سے مصدر ہے۔ "**النيات**" نیۃ کی جمع ہے۔ باب ضرب یضرب سے ہے۔ مراد قصد و ارادہ کرنا۔ آگے چل کر نحوی تحقیق بھی فرماتے ہیں کہ نحوی اعتبار سے "**انما**" کلمہ حصر ہے۔ الاعمال مبتداء "**باء**" سبب یا مصاحبت کیلئے ہے۔ یہ حرف جار "**النيات**" مجرور ہے۔ یہ جار مجرور مل کر "**تحصل**" محذوف سے متعلق ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اعمال نیتوں سے حاصل ہوتے ہیں[7]۔ اسی طرح باقی الفاظ کی صرفی تحقیق بھی فرماتے ہیں۔

iii. **سبب ورود حدیث**

شرح حدیث میں اسباب ورود حدیث بھی مدد و معاون ہوتے ہیں۔ سبب ورود جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خاص حالات و واقعات یا سوالات جن کی وجہ سے آپ ﷺ نے کوئی حدیث ارشاد فرمائی۔ علامہ عینی رحمہ اللہ شرح حدیث کے لیے سبب ورود سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ اس کی مثال درج ذیل حدیث ہے

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں مدینہ منورہ فلاں عورت (ام قیس) سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس نے شرط رکھی ہے کہ تم اگر مدینہ آئے تو میں تم سے نکاح کروں گی ورنہ نہیں تو اس کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا **(انماالاعمال بالنيات)** "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے" تو جس شخص نے ہجرت اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے کی تو اسے ثواب ملے گا۔ جس نے کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اسے اپنا دنیوی مقصد شاید حاصل ہو جائے گا لیکن ثواب نہیں ملے گا[8]۔

iv. **اقوال فقہاء**

کسی حدیث کی تشریح میں علامہ عینی رحمہ اللہ اقوال فقہاء سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ اس کی مثال درج ذیل ہے

(عن سعد بن وقاص رضى الله عنه عن النبى ﷺ انه مسح على الخفين)[9]

"حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خفین پر مسح فرمایا"

اس حدیث کی تشریح میں علامہ عینی رحمہ اللہ نے مختلف ائمہ فقہاء و محدثین کے اقوال ذکر کر کے مسئلہ "مسح علی الخفین" کو امت پر اجاگر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ عام فقہاء کے نزدیک مسح علی الخفین جائز ہے۔ صرف اہل بدعت اور خوارج اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ میں نے ستر بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ملاقات کی۔ سب اس کے جواز کے قائل تھے[10]۔

v. **شرعی قوانین و قواعد**

کسی حدیث کی وضاحت کے لیے علامہ عینی رحمہ اللہ شرعی قواعد کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ اس کی مثال درج ذیل قاعدہ ہے:

(الغرر مجتنب فى البيع)[11]

"بیع میں غرر سے شریعت میں اجتناب کیا جاتا ہے"

اس قاعدے کے ضمن میں علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چونکہ شریعت میں غرر (دھوکہ دہی) سے بیع ممنوع ہے اور متعدد احادیث میں بھی اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے، اس لئے مندرجہ ذیل صورتوں میں بیع ناجائز ہوگی۔

1۔ جہاں کہیں ثمن یا مبیع مجہول ہو۔

2۔ بھاگے ہوئے غلام یا اونٹ کی بیع۔

3۔ دریا یا سمندر میں مچھلیوں کی بیع۔

4۔ غیر پالتو پرندوں کی بیع۔

5۔ حمل کی یا حمل الحمل کی بیع۔

6۔ درختوں پر پھلوں کی بیع وغیرہ۔

CC BY

vi. تاریخی پس منظر

علامہ عینی رحمہ اللہ تاریخی اعتبار سے حدیث کی تشریح میں اسلامی واقعات کو اپنی تصانیف میں تفصیلاً ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً عمدۃ القاری میں اسلامی واقعات و غزوات مثلاً غزوہ احد، بدر، احزاب، سریہ موتہ، غزوہ بنی المصطلق اور غزوہ تبوک پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

vii. عقلی اور اجتہادی اصول

علامہ عینی رحمہ اللہ عقلی اور اجتہادی اصول سے حدیث کی تشریح کرتے ہیں۔ مثلاً بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا

(ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتہ والخنزیر والاصنام)[12]

"اللہ تعالی اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع و شراء سے منع فرمایا ہے"

اس کے ضمن میں علامہ عینی رحمہ اللہ ایک اجتہادی اصول بیان فرماتے ہیں

(لا یجوز بیع المیتۃ والاصنام، لانہ لا یحل الانتفاع بھا ووضع الثمن فیھا اضاعۃ المال)[13]

"مردار اور بتوں کی بیع جائز نہیں کیونکہ ان سے استفادہ ممکن نہیں اور اس کی قیمت لگانا مال کو ضائع کرنا ہے"

اس اصول کا حاصل یہ ہے کہ جس چیز سے استفادہ جائز نہ ہو تو اس کی خرید و فروخت بھی سد ذرائع کے طور پر جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ خرید و فروخت سے خود بائع و مشتری حرام چیز سے استفادہ کر کے گناہ کے مرتکب ہو جائیں۔

viii. نسخ حدیث:

علامہ عینی رحمہ اللہ اگر متعارض احادیث میں جمع و تطبیق و ترجیح ممکن نہ ہو تو پھر نسخ پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی ایک حدیث کو منسوخ اور دوسری کو ناسخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال ہے **(عن عبد اللہ ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا)**[14]"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضوء نہیں کیا"۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محض کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا اگرچہ وہ کھانا آگ پر ہی کیوں نہ پکا ہو۔ نیز وضوء کا از سر نو کرنا ضروری نہیں۔ جبکہ دوسری حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا **(توضؤا مما مست النار)**[15]"یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے (از سر نو) وضوء کرو"۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی کوئی بھی چیز کھالی جائے تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ لہذا دونوں احادیث میں تعارض پیدا ہو گیا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ اس تعارض کو رفع کرنے کیلئے اولاً ناسخ اور منسوخ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضوء ٹوٹ جانے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں اور ان کیلئے ناسخ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ: **(کان آخر الامرین من رسول اللہ ﷺ وھو ترک الوضوء مما مست النار)**[16]"کہ آپ ﷺ کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضوء کا ترک کرنا تھا"۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس حدیث نے ان تمام احادیث کو منسوخ کر دیا جن میں پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جانے کا ذکر ہے۔

ix. ترجیح حدیث

علامہ عینی رحمہ اللہ اگر جمع و تطبیق کی صورت ممکن نہ ہو تو پھر ترجیح کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یعنی دو احادیث میں سے ایک کو راجح اور دوسری کو مرجوح قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال حدیث ہے **(عن انس بن مالک کان النبی ﷺ اذا خرج لحاجتہ اجیئ وانا غلام معنا اداوۃ من مآء یعنی یستنجی بہ)**[17]"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنی حاجت کیلئے جاتے تھے تو میں ان کے پاس آتا جبکہ میں کمسن لڑکا تھا اور ہمارے پاس پانی کا ایک برتن ہوتا تھا جس سے وہ استنجاء کرتے تھے"۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پانی کے ساتھ استنجاء فرماتے تھے۔

دوسری حدیث ہے **(نقل ابن التین عن مالک انہ انکر ان یکون النبی ﷺ استنجی بالماء)**[18]"ابن تین نے حضرت مالک سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے انکار کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی سے کبھی استنجاء کیا ہو"۔ اس حدیث میں حضرت مالک سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پانی سے استنجاء کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

حدیث اول سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے استنجاء بالماء پر عمل فرمایا ہے۔ جبکہ دوسری حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ پانی سے استنجاء کرتے تھے تو اس سے تعارض کی صورت پیدا ہو گئی۔

علامہ عینی رحمہ اللہ ان احادیث میں ترجیح کے اصول پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ استنجاء بالماء کی مشروعیت کے بارے میں متعدد روایات ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ مسلم شریف کی بھی ایک روایت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں جن میں استنجاء بالماء بھی شامل کیا گیا ہے۔ ابن خزیمہ نے بھی اپنی "صحیح" میں روایت کیا ہے کہ "آپ ﷺ قضاء حاجت کیلئے تشریف لے گئے تو جریر ان کے پاس پانی کا ایک برتن لے کر آیا تو آپ ﷺ نے اس سے استنجاء فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو جب بھی بیت الخلاء سے باہر آتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے پانی ضرور استعمال کیا۔

CC BY

ان روایات سے معلوم یہ ہوتا ہے کی استنجاء بالماءنہ صرف مشروع ہے بلکہ بہتر بھی ہے تاکہ نجاست کے اثرات مکمل زائل ہو سکیں اور طہارتِ کلی حاصل ہو۔اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بعض حضرات استنجاء بالماء کی مشروعیت میں اس قدر مبالغہ کرتے تھے کہ وہ استنجاء بالاحجار کو مکروہ سمجھتے تھے اس لیے بسا اوقات آپ ﷺ نے فقط استنجاء بالاحجار پر اکتفاء فرمایا اور پانی استعمال نہیں فرمایا۔

x. جمع و تطبیق حدیث:

متعارض احادیث کے حل میں علامہ عینی رحمہ اللہ جمع و تطبیق کے اصول کو زیادہ تر اپناتے ہیں جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ متعارض احادیث میں دونوں پر عمل ہو جائے تو وہ کسی ایک حدیث کے ساقط ہونے، مرجوح ہونے یا موقوف ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔جیسے پہلی حدیث ہے **(عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ ﷺ توضا فغسل وجھہ ، اخذ غرفۃ من مآء فمضمض بھا واستنشق)**[19] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا پھر اپنا چہرہ دھویا پھر پانی کا ایک چلو بھرا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا"۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وضوء میں ایک ہی مرتبہ پانی سے چلو بھرا اور اس سے کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا۔دوسری حدیث ہے:**(عن کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ توضا فمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا یاخذ لکل مآءً جدیداً)**[20]"حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تو تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور ہر مرتبہ نیا پانی استعمال کیا"۔اس دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کلی الگ پانی سے کی اور استنشاق الگ پانی سے کیا اور ہر مرتبہ کلی اور استنشاق کیلئے علیٰحدہ پانی استعمال کیا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ جمع و تطبیق والے اصول پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بہتر طریقہ یہی ہے کہ مضمضہ اور استنشاق کیلئے الگ الگ پانی استعمال کیا جائے۔البتہ ایک ہی پانی سے دونوں کو جمع کیا جائے تو وہ بھی جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔لہذا دونوں احادیث کا ظاہری تعارض دور ہو گیا۔

xi. تاویل:

احادیث میں رفع تعارض کیلئے علامہ عینی رحمہ اللہ کبھی تاویل کے اصول پر بھی عمل کرتے ہیں۔یعنی ایک حدیث میں تاویل کر کے دوسری پر محمول کرتے ہیں۔اس طرح دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث ہے **(ویذکر عن جابر ان النبی ﷺ کان فی ذات الرقاع فرمی رجل بسھم فنزفہ الدم فرکع و سجد و مضی فی صلاتہ)**[21]"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک آدمی کو تیر لگا تو اس سے خون جاری ہو گیا تو اس نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اس نے اپنی نماز جاری رکھی"۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نمازی کے جسم سے خون جاری ہو تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ ایک اور مقام پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس فاطمہ بنت ابی حبیش آئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول مجھے کثرت سے استحاضہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے میں پاک نہیں رہ سکتی تو کیا میں نماز پڑھنی چھوڑ دوں؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:**(انما ذالک عرق و لیست بالحیضۃ، فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلاۃ، و اذا ادبرت، فاغسلی عنک الدم)**[22]"یعنی یہ عرق(استحاضہ)ہے، حیض نہیں ہے۔پھر جب حیض آجائے تو تم نماز چھوڑ دینا اور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنے جسم سے خون کو دھو لینا" اور ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا:**(ثم توضئی لکل صلاۃ حتی یجئی ذالک الوقت)**[23]" پھر ہر نماز کیلئے علیٰحدہ وضوء کرنا یہاں تک کہ اس کا وقت ہو جائے"۔ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں خون جاری ہونے سے وضوء بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

علامہ عینی رحمہ اللہ تاویل کے اصول پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خون کے جاری ہونے کے ساتھ نماز کی ادائیگی درست نہیں۔کیونکہ خون خود بھی نجس ہے اور اس سے لباس بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔البتہ جن احادیث میں خون کے جاری ہونے کے باوجود نماز پڑھنے کے واقعات مذکور ہیں ان کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے کہ زخموں پر پٹیاں باندھ کر نماز ادا کی گئی ہو[24]۔

xii. قیاس:

رفع تعارض بین الاحادیث میں علامہ عینی رحمہ اللہ کبھی قیاس کے اصول پر بھی عمل کرتے ہیں۔ جیسے ایک حدیث ہے **(عن ابی حسن سال عبد اللہ بن زید عن وضوء النبی ﷺ فدعا بتور من مآء فتوضا لھم ...فغسل یدیہ الی المرفقین مرتین ثم ادخل یدہ فی الاناء فمسح براسہ)**[25]۔" حضرت ابو حسن سے روایت ہے کہ انھوں نے عبد اللہ بن زید سے نبی کریم ﷺ کے وضوء کے متعلق پوچھا تو انھوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور ان کے سامنے وضوء کیا۔۔۔یہاں تک کہ ہاتھ کہنیوں سمیت دو دو مرتبہ دھوئے اور پھر ہاتھ برتن میں داخل کیا اور سر کا مسح کیا"۔اس حدیث مبارکہ کے الفاظ **(فمسح براسہ)** سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے وضوء کیا اور تمام اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا حتی کہ مسح بھی تین مرتبہ کیا اور اس کے بعد فرمایا: **(ھکذا رایت رسول اللہ ﷺ یتوضا)**[26]۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے دیگر اعضاء کی طرح مسح بھی تین مرتبہ کیا تو اس طرح دونوں احادیث میں تعارض پیدا ہو گیا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ اس تعارض کو رفع کرنے کیلئے قیاس پر عمل فرماتے ہیں۔قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مسح ایک ہی دفعہ کیا جائے۔کیونکہ اگر تین دفعہ کیا جائے تو وہ مسح نہیں رہے گا بلکہ غسل بن جائے گا جس کی وجہ سے اس کی اصلیت برقرار نہیں رہے گی۔

xiii. توقف:

CC BY

علامہ عینی رحمہ اللہ بسا اوقات مختلف احادیث میں محدثین وفقہاء کے دلائل ذکر کرنے کے بعد کسی ایک کے موقف کو ترجیح نہیں دیتے، بلکہ توقف اختیار کرتے ہیں جیسے ایک حدیث ہے **(سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: (أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ). فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ،)**[27] "سعید ابن سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا تو وہ لشکر اپنے ساتھ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو لایا جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ انہوں نے اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھول دو۔ چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک چشمے کے پاس گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا"۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک یا کافر شخص کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔ کیونکہ بنو حنیفہ کا وہ شخص ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ پھر بھی اس کو مسجد میں باندھا گیا تھا اور غسل کرنے کے بعد دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی تھی۔

جبکہ ایک اور حدیث میں ہے **(عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: " لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هَذَا بَعْدَ عَامِنَا هَذَا مُشْرِكٌ إِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُكُمْ)**[28]۔ "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک داخل نہ ہو سوائے اس کے کہ وہ اہل ذمہ میں سے ہو یا ان کے خدام میں سے کوئی ہو"۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں عام مشرک یا کافر داخل نہیں ہو سکتا۔ لہذا دونوں احادیث میں تعارض پیدا ہو گیا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ ان احادیث کے ضمن میں مختلف فقہاء کے اقوال کو دلائل کے ساتھ بیان فرما کر توقف اختیار کرتے ہیں اور ان میں کسی ایک جانب کو ترجیح نہیں دیتے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے ان احادیث کے ضمن میں مختلف فقہاء کرام کے اقوال کو دلائل کے ساتھ ذکر کر کے یہ تعین نہیں فرمایا کہ کون سی حدیث کو دوسری پر ترجیح حاصل ہو گی بلکہ توقف فرمایا ہے۔

5. نتائج تحقیق

- شرح حدیث میں عمدۃ القاری ایک جامع اور عمدہ شرح ہے۔
- عمدۃ القاری میں احادیث کی سند اور متن دونوں سے متعلق تحقیق کی گئی ہے۔
- علامہ عینی رحمہ اللہ عمدۃ القاری میں لغوی اور صرفی و نحوی تحقیق بھی فرماتے ہیں۔
- علامہ عینی رحمہ اللہ عمدۃ القاری میں فقہی مباحث ذکر کرتے ہیں۔
- فقہاء کے اقوال کو بھی بیان کرتے ہیں۔
- شرح حدیث میں فقہی قواعد و اصول اور عقلی و اجتہادی اصول کا ذکر کرتے ہیں۔
- علامہ عینی رحمہ اللہ شرح حدیث میں سبب ورود حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔
- علامہ عینی رحمہ اللہ شرح حدیث میں تاریخی شواہد کا ذکر کرتے ہیں۔
- رفع تعارض حدیث میں نسخ حدیث، ترجیح حدیث، جمع و تطبیق حدیث اور توقف کا استعمال کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1 سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، تدریب الراوی شرح تقریب النووی، دار طیبہ، ص:45۔

Suyuti, Jalal al-Din, ‘Abd al-Rahman bin Abi Bakr, *Tadrib al-Rawi Sharh Taqrib al-Nawawi*, Dar Tayyibah, p. 45.

2 سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، تدریب الراوی شرح تقریب النووی، ص:46۔

Suyuti, Jalal al-Din, ‘Abd al-Rahman bin Abi Bakr, *Tadrib al-Rawi Sharh Taqrib al-Nawawi*, p. 46.

3 عینی، علامہ بدرالدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری، مکتبۃ: دارالعلمیۃ (جلد:1، ص:14)۔

‘Ayni, ‘Allamah Badr al-Din Mahmud bin Ahmad, *‘Umdat al-Qari*, Maktabah: Dar al-‘Ilmiyyah, (vol. 1, p. 14).

4 عینی، علامہ بدرالدین، ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری، شرح صحیح البخاری (، ضبطہ وصححہ عبداللہ محمود) (مکتبۃ: دارالعلمیۃ) جلد:1، ص:8)۔

‘Ayni, ‘Allamah Badr al-Din, Abu Muhammad Mahmud bin Ahmad, *‘Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, (ed. & verified by ‘Abdullah Mahmud), Maktabah: Dar al-‘Ilmiyyah, (vol. 1, p. 8).

5 عینی، علامہ بدرالدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، مکتبہ: دارالفکر، بیروتِ (جلد:24، ص:37، رقم الحدیث:6874)۔

CC BY

'Ayni, 'Allamah Badr al-Din Mahmud bin Ahmad, *'Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah: Dar al-Fikr, Beirut, (vol. 24, p. 37, hadith no. 6874).

6بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبۃ: عطاءات العلم، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ (جلد: 1، رقم الحدیث: 1)۔

Bukhari, Muhammad bin Isma'il, *Sahih al-Bukhari*, Maktabah: 'Ata'at al-'Ilm, al-Mamlakah al-'Arabiyyah al-Sa'udiyyah, (vol. 1, hadith no. 1).

7عینی، علامہ بدرالدین محمود بن احمد، عمدہ القاری، شرح صحیح البخاری، مکتبۃ: دار العلمیۃ، بیروت (جلد: 1، ص: 55،56)

'Ayni, 'Allamah Badr al-Din Mahmud bin Ahmad, *'Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah: Dar al-'Ilmiyyah, Beirut (vol. 1, pp. 55–56).

8عینی، علامہ بدرالدین محمود بن احمد، عمدہ القاری، شرح صحیح البخاری، مکتبۃ: دار العلمیۃ، بیروت (جلد: 1، ص: 61)

'Ayni, 'Allamah Badr al-Din Mahmud bin Ahmad, *'Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah: Dar al-'Ilmiyyah, Beirut (vol. 1, p. 61).

9بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبۃ: عطاءات العلم، (رقم الحدیث: 202)۔

Bukhari, Muhammad bin Isma'il, *Sahih al-Bukhari*, Maktabah: 'Ata'at al-'Ilm, (hadith no. 202).

10عینی، علامہ بدرالدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، مکتبۃ: دار الفکر، بیروت (جلد: 2، ص: 144،145)۔

'Ayni, 'Allamah Badr al-Din Mahmud bin Ahmad, *'Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah: Dar al-Fikr, Beirut (vol. 2, pp. 144–145).

11سبکی، تاج الدین عبدالوھاب بن علی، الاشباہ والنظائر، مکتبۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت (جلد: 2، ص: 262)۔

Subki, Taj al-Din 'Abd al-Wahhab bin 'Ali, *al-Ashbah wa al-Naza'ir*, Maktabah: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut (vol. 2, p. 262).

12بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبۃ: عطاءات العلم، (رقم الحدیث: 2236)۔

Bukhari, Muhammad bin Isma'il, *Sahih al-Bukhari*, Maktabah: 'Ata'at al-'Ilm, (hadith no. 2236).

13عینی، علامہ بدرالدین محمود بن احمد، عمدہ القاری، شرح صحیح البخاری، مکتبۃ: دار العلمیۃ، بیروت (جلد: 12، ص: 78)۔

'Ayni, 'Allamah Badr al-Din Mahmud bin Ahmad, *'Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah: Dar al-'Ilmiyyah, Beirut (vol. 12, p. 78).

14بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، المحقق: المصطفی دیب البغا، دار ابن کثیر، دمشق، رقم الحدیث: 207 ۔

Bukhari, Muhammad bin Isma'il, *Sahih al-Bukhari*, ed. Mustafa Dib al-Bugha, Dar Ibn Kathir, Damascus, hadith no. 207.

15ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبداللہ بن محمد، مصنف ابن ابی شیبہ، دار التاج، لبنان، رقم الحدیث: 549 ۔

Ibn Abi Shaybah, Abu Bakr 'Abdullah bin Muhammad, *Musannaf Ibn Abi Shaybah*, Dar al-Taj, Lebanon, hadith no. 549.

16نسائی، احمد بن شعیب (ت: 303) محقق: حسن عبدالمنعم الشبلی، مکتبۃ: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، رقم الحدیث: 188 ۔

Nasa'i, Ahmad bin Shu'ayb (d. 303 H), ed. Hasan 'Abd al-Mun'im al-Shibli, Maktabah: Mu'assasat al-Risalah, Beirut, hadith no. 188.

17عینی، علامۃ بدرالدین (ت: 855) عمدہ القاری، شرح صحیح البخاری، مکتبۃ دار الکتب العلمیۃ، جلد: 2، ص: 437، رقم الحدیث: 150 ۔

'Ayni, 'Allamah Badr al-Din (d. 855 H), *'Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, vol. 2, p. 437, hadith no. 150.

18عسقلانی، احمد بن علی بن حجر (ت: 852) فتح الباری، المکتبۃ السلفیۃ، مصر، جلد: 1، ص: 251 ۔

'Asqalani, Ahmad bin 'Ali bin Hajar (d. 852 H), *Fath al-Bari*, al-Maktabah al-Salafiyyah, Misr, vol. 1, p. 251.

19بخاری، محمد بن اسماعیل (ت: 256ھ) صحیح البخاری، نسخۃ: الحافظ، شرف الدین، مکتبۃ: عطاءات العلم، رقم الحدیث: 140 ۔

CC BY

Bukhari, Muhammad bin Isma‘il (d. 256 H), *Sahih al-Bukhari*, edition: al-Hafiz Sharaf al-Din, Maktabah: ‘Ata’at al-‘Ilm, hadith no. 140.

20سبکی، محمود بن محمد، الدین الخالص اوارشادالخلق الی دین الحق، مکتبۃ: محمودیۃ السبکیۃ، ج:1، ص:257 ۔

Subki, Mahmud bin Muhammad, *al-Din al-Khalis aw Irshad al-Khalq ila Din al-Haqq*, Maktabah: Mahmudiyyah al-Subkiyyah, vol. 1, p. 257.

21البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، المحقق: المصطفی دیب البغا، دار ابن کثیر، دمشق، باب من لم یرالوضوء الا من المخرجین، جلد:1 ص:76 ۔

Bukhari, Muhammad bin Isma‘il, *Sahih al-Bukhari*, ed. Mustafa Dib al-Bugha, Dar Ibn Kathir, Damascus, *Bab: Man lam yara al-wudu illa min al-makhrajayn*, vol. 1, p. 76.

22صنعانی، ابو بکر عبدالرزاق بن ھمام، المصنف، مکتبۃ: دار التاصیل، رقم الحدیث:1206 ۔

San‘ani, Abu Bakr ‘Abd al-Razzaq bin Hammam, *al-Musannaf*, Maktabah: Dar al-Ta’sil, hadith no. 1206.

23عینی، علامۃ بدرالدین (ت:855) عمدہ القاری، شرح صحیح البخاری، مکتبۃ دار الکتب العلمیۃ، جلد:3، ص:75 ۔

‘Ayni, ‘Allamah Badr al-Din (d. 855 H), *‘Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, vol. 3, p. 75.

24عینی، علامۃ بدرالدین (ت:855) عمدہ القاری، شرح صحیح البخاری، مکتبۃ دار الکتب العلمیۃ، جلد:3، ص:76 ۔

‘Ayni, ‘Allamah Badr al-Din (d. 855 H), *‘Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari*, Maktabah Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, vol. 3, p. 76.

25بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، المحقق: المصطفی دیب البغا، دار ابن کثیر، دمشق، رقم الحدیث:192 ۔

Bukhari, Muhammad bin Isma‘il, *Sahih al-Bukhari*, ed. Mustafa Dib al-Bugha, Dar Ibn Kathir, Damascus, hadith no. 192.

26ثوری، ابو عبداللہ سفیان سعید بن مسروق (ت:161ھ) من حدیث سفیان الثوری، المحقق عامر حسن الصبری، مکتبۃ: دار البشائر الاسلامیۃ، رقم الحدیث:29 ۔

Thawri, Abu ‘Abdullah Sufyan Sa‘id bin Masruq (d. 161 H), *Min Hadith Sufyan al-Thawri*, ed. ‘Amir Hasan al-Subri, Maktabah: Dar al-Basha’ir al-Islamiyyah, hadith no. 29.

27بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، نسخۃ الحافظ شرف الدین، علی بن محمد، مکتبۃ: عطاءات العلم، (رقم الحدیث:462) ۔

Bukhari, Muhammad bin Isma‘il, *Sahih al-Bukhari*, edition: al-Hafiz Sharaf al-Din, ‘Ali bin Muhammad, Maktabah: ‘Ata’at al-‘Ilm, (hadith no. 462).

28احمد بن حنبل، مسند احمد، تحقیق: شعیب، الارنؤوط، مکتنہ: مؤسسۃ الرسالہ، (رقم الحدیث:15221) ۔

Ahmad bin Hanbal, *Musnad Ahmad*, ed. Shu‘ayb al-Arna’ut, Maktabah: Mu’assasat al-Risalah, (hadith no. 15221).

CC BY